قرآن اور توحید باریتعالیٰ

(از مولوی عبد القیوم صاحب بستوی متعلم جماعت پنجم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

عالم کے صدہا انقلابات، عوام کے اذہان میں نمایاں تغیر، زمانہ کے حوادث، سورج کا طلوع و غروب، قمر کا آہستہ آہستہ بڑھنا اور پھر گھٹنا اور معدوم ہوجانا، آسمان کا بغیر ستون کے قیام حرکات سیارات اور ان کی روزانہ کی دوڑ دھوپ۔ مینہ کا اپنے وقت میں برس کر لوگوں کو فائدہ پہنچانا بادل کی گرج بجلی کی کڑک، ہوا کا چلنا، گرمی و سردی کا پیدا ہونا۔ انسان کی تخلیق اور اس کا رحم میں دم حیض سے پرورش پانا، پھر اس کا گوشت کی شکل اختیار کرنا، پھر لوتھڑے جیسی صورت کا ہوجانا، پھر اس میں ہڈی نمودار ہوجانا۔ پھر پیدائش کے بعد اس کی زبان میں طاقت گویائی کا پیدا ہونا، بچپن و جوانی، بوڑھاپے کا گذرنا، مرنا جینا، بیماری و تندرستی، چستی و چالاکی، دانائی و فراست، آنکھوں کی بینائی۔ ہاتھوں سے مشیت کے مطابق حتی الوسع کاموں کو انجام دینا اور پاؤں سے چلنا کلیوں کی چٹک فصلوں کا یکے بعد دیگرے آنا، فصل بہار کا سرور، گرمی و سردی کا گذرنا، برسات کا آنا، جمیع حیوانات کا پانی سے پیدا ہونا، رنج و غم خوشی و مسرت، بھوک و پیاس، تشنگی و آسودگی، زمین سے غلہ کی پیدائش اور پھر ایک دانہ سے ہزاروں دانوں کا پیدا ہونا، مختلف انواع کی مخلوقات، اسود و احمر، ابیض و اصفر کی شکل میں لوگوں کا پایا جانا، دریا کی موج، ہوا کی روانی، آگ کا جلانا۔ پھولوں کی خوشبو، خشکی و تری اور عوام کا اس پر سے سفر کرنا۔ کشتیوں کا پانی میں تیرنا اور جسم لطیف پر اس کا چلنا، رات و دن کا گذرنا اشجار سے اثمار کا پیدا ہونا، احجار سے ہیرے و جواہرات کا برآمد ہونا۔ بلندی و پستی، پہاڑ و سمندر آسمان و زمین جیسی عظیم ترین مخلوقات کا اپنی اپنی جگہ پر قائم رہنا، عروج و اقبال، تنزلی و پستی، اناث و ذکور کی پیدائش اور آپس کا احتیاج، عالم ہونا جاہل ہونا۔ اندھیری و روشنی نور و ظلمت، سیاہی و سفیدی، قلوب میں تدبر و تفکر کا مادہ پیدا ہونا۔ آدمؑ کی تخلیق آب و گل سے۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بغیر باپ کے، یہ تمام مذکورہ بالا اشیاء خدا کے وجود پر دلالت کرتی ہیں۔ منطقیانہ و فلسفیانہ گفتگو سے قطع نظر یہ موٹی موٹی چیزیں جن کا علم سب کو ہے اپنے صانع (اللہ) مالک الملک پر دلالت کرتی ہیں۔ باری تعالیٰ کے وجود کا خود اپنے ہی نفس اور تخلیق پر غور کرنے سے بھی طرح پتہ چل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود پر سینکڑوں دلائل پیش کئے ہیں فرمایا اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ (بقرہ ۲۰) یعنی آسمانوں

اور زمینوں کی پیدائش میں رات اور دن کے گذرنے میں اور کشتیوں کا انسانوں کے فائدہ دہ سامانوں کو لیکر دریا پر تیرنے میں اور جو مینہ خدا نے آسمان سے اتارا پھر اس سے پژمردہ زمین کو زندہ کرنے میں اور زمین میں ہر طرح کے چلنے والے جانوروں کو پھیلانے میں اور ہواؤں کو ادھر سے ادھر پھیرنے میں اور وہ بادل جو زمین و آسمان کے درمیان کام کر رہے ہیں ان سب میں عقل و دانش رکھنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

اور فرمایا وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ (ص وم ۔ ۳) اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تم آدمی ہو کر پھرتے ہو اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمہاری جنسوں سے جوڑے پیدا کئے تا کہ تم ان کی طرف سکون پکڑو اور تمہارے درمیان محبت اور پیار قائم کر دیا بلاشبہ اس میں سمجھدار لوگوں کیلئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں و زمین کا پیدا ہونا ہے اور تمہاری بولیوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے اس میں یقیناً جاننے والوں کیلئے نشانیاں ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے رات و دن میں تمہاری نیند ہے اور اس کی مہربانی کی تمہاری تلاش ہے۔ اس میں سننے والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم کو بجلی دکھاتا ہے ڈرنے اور امید رکھنے کیلئے اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان سے پانی اتارتا ہے پھر مردہ زمین کو اس کے ذریعہ زندہ کرتا ہے اس میں عقل رکھنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں اور اسکی قدرتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔

اور فرمایا وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (ذاریت رکوع ۱) اور زمین میں یقین کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں اور تمہارے نفسوں کے اندر کیا تم دیکھتے نہیں۔ اور فرمایا۔ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ (نحل ۔ ۹) اور تمہارے لئے جانوروں میں عبرت ہے ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے لید اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکال کر سیراب کرتے ہیں ایسا دودھ ہے جو پینے والوں کیلئے لذت آمیز ہے

اور فرمایا۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا (فرقان ۔ ۶) وہ ذات بابرکت ہے جس نے کہ آسمانوں میں برج قائم کئے اور اس میں چراغ (سورج) اور روشنی دینے والا چاند بنایا۔ اور فرمایا

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۔ وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوْظًا وَهُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۔ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ (الانبیاء ۱۶) کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان وزمین دونوں ملے ہوئے تھے پھر ہم نے ان کو الگ الگ کر دیا اور ہر چیز کو پانی کے ذریعہ زندہ کیا۔ کیا پھر بھی وہ ایمان نہیں لاتے اور ہم نے زمین میں پہاڑ قائم کر دیئے تاکہ زمین کو ہلنے سے بچائے اور ہم نے اس میں کشادہ کشادہ راستے قائم کر دیئے تاکہ وہ منزل مقصود کو پہنچ جائیں اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا اور وہ اس کی قدرتوں سے روگردانی کرتے ہیں اور وہ (اللہ) وہی ذات ہے جس نے رات ودن سورج وچاند کو پیدا کیا ہر ایک آسمان میں تیر رہے ہیں اور فرمایا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۔ (المومنون ۱۶) بیشک ہم نے انسان کو صاف ستھری مٹی سے پیدا کیا پھر ہم نے اس کو منی بنا کر محفوظ جگہ میں رکھدیا۔ پھر ہم نے نطفہ کو ایک لوتھڑا کر دیا پھر اس لوتھڑے کو ایک گوشت کا ٹکڑا بنادیا پھر اس گوشت کے ٹکڑے میں ہڈیاں پہنادیں پھر ہم نے اس کو ایک اور ہی مخلوق میں لاکھڑا کیا۔ پس بابرکت ہے اللہ جو سب بنانیوالوں سے بہتر اور اچھا ہے۔

اس آیت کریمہ میں انسان کو سات چیزیں غور کرنے کا حکم ہے اس آیت میں اس کی پوری حقیقت واضح کر دی گئی ہے اور کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے اور فرمایا وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ (الاعراف ۔ ع ۶) اور وہ وہی ذات ہے جو ہواؤں کو خوشخبری کیلئے بھیجتا ہے اپنی رحمت کو نازل کرنے سے پہلے ہی یہاں تک کہ بھاری بدلیوں کو اٹھالاتی ہیں تو ہم اس کے ذریعہ مردہ شہر کو پلاکر (زندہ کرتے ہیں) پھر ہم اس پانی کو اتار کر ہر قسم کے میوے نکالتے ہیں۔ اور فرمایا۔

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۔ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۔ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا (الفرقان ع) اور وہ وہی ذات ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا یہ ہے میٹھا پانی اور یہ ہے بدمزا۔ اور ان کے درمیان ایک حکمی دیوار اور مضبوط بند قائم کر دیا۔ اور وہ وہی ذات ہے جس نے انسان کو پیدا کر کے ان میں رشتہ ناتا کر دیا اور تیرا رب قدرت رکھنے والا ہے۔ قدرت خداوندی کا اس آیت میں ایک عظیم الشان منظر دکھایا گیا ہے۔ دو دریا کا آپس میں چلنا اور مزے کا مختلف ہونا یقیناً اسی ذات وحدہٗ لاشریک کے وجود کی

دلیل ہے۔ دوسری جگہ دریا کے اندرونی فوائد کا تذکرہ کیا گیا۔ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ (الرحمٰن ع ۱) اور اللہ وہی ہے جو ان دونوں سے موتی اور مونگا نکالتا ہے اور آگے چلکر فرمایا وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئَاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ (الرحمٰن رکوع ۱) اور اللہ ہی کے ہیں وہ جہاز جو سمندروں میں پہاڑ کی طرح قائم ہیں اور فرمایا هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (یونس ع ۶) اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشنی دینے کیلئے بنایا بلا شبہ اس میں سننے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ اور فرمایا أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (الروم ع ۳) کیا انھوں نے اللہ کو روزی گھٹاتے اور بڑھاتے نہیں دیکھا جس کے لئے چاہا۔ اس میں بیشک ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور فرمایا أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُونَ (السجدہ ع ۳) کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ پانی کو خشک زمین کی طرف روانہ کرتے ہیں پھر اس کے ذریعہ کھیتی نکالتے ہیں جن میں سے ان کے جانور اور خود وہ بھی کھاتے ہیں پھر کیا وہ نہیں دیکھتے۔ اور فرمایا

اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ۔ (رعد ع ۱) اللہ وہی ذات ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا بغیر ستون کے جسے تم دیکھ رہے ہو پھر عرش پر مستوی ہوا۔ اور تابعدار بنا رکھا ہے سورج اور چاند کو ہر ایک اپنے وقت مقررہ تک چلتے ہیں اللہ انتظام کرتا ہے ساری چیزوں کا اور کھول کھول کر آیتوں کو بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات پر یقین کرلو۔ اور فرمایا لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (الحج ع ۷) اسی کیلئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور بیشک اللہ بے پرواہ اور قابل حمد ہے۔ اور فرمایا لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ (طٰہٰ ع ۱) اسی کیلئے آسمان و زمین کی ساری چیزیں ہیں اور جو ان دونوں کے درمیان میں ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے اور فرمایا أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (العنکبوت ع ۱) کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ کیسے پہلی دفعہ پیدا کیا اللہ نے مخلوق کو پھر اُسے لوٹائیگا۔ بیشک یہ (امر) اللہ پر آسان ہے اور فرمایا۔

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ۔ فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلْآكِلِينَ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۔ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ (المومنون رکوع ۱) اور ہم نے آسمان سے اندازہ کے مطابق پانی اتارا پھر ہم نے اسکو زمین پر ٹھہرایا اور بیشک ہم اس کے اڑا

لیجانے پر قادر ہیں پھر ہم نے اس کے ذریعہ تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے تمہارے لئے اس میں بہت فائدے ہیں اور اس میں تم کھاتے بھی ہو اور درخت کو جو طور سینا سے پیدا ہوتا ہے اگتا ہے روغن کے ساتھ اور کھانیوالوں کیلئے سالن ہے اور تمہارے لئے جانوروں میں عبرت ہے ہم تمہیں ان چیزوں سے جو ان کے پیٹوں میں ہے پلاتے ہیں اور تمہارے لئے اس میں فائدہ عظیم ہے اور ان جانوروں میں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور ان پر اور کشتیوں پر سواری بھی کرتے ہو اور فرمایا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (الم) کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا کی ملکیت میں ہے اور اس کے علاوہ تمہارے لئے کوئی ولی اور مددگار نہیں۔ اور فرمایا يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۔ اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں۔ فرمانبردار بنا رکھا ہے سورج اور چاند کو۔ ہر ایک کو وقت مقررہ تک چلاتا رہیگا یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا پالنیوالا ہے اور اس کیلئے سارا ملک ہے۔

بقیہ اور آیتیں بخوف تطویل مضمون ترک کردی جاتی ہیں لیکن نظر و فکر رکھنے والوں کیلئے یہ بھی کافی ہے مذکورہ بالا آیات ببانگ دہل اعلان کرتی ہیں کہ خدا کا وجود ثابت ہے دوسری چیز یہ کہ خدا کی ہستی کا اعتراف خود انسان کی فطرت سلیمہ میں داخل ہے۔ ہر جگہ کے باشندے ہر رنگ کے انسان اس ہستی لازوال کا اعتراف کرتے ہیں سورہ روم میں اس کی بہترین توضیح کی گئی ہے۔ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۔ اپنا رخ اس دین حق کی طرف پھیر جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں یہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

خدا کا واحد مختار ہونا کسی سلطنت میں دو مختار بادشاہوں کا رہنا محال عادی ہے ایکدوسرے کو ضرر پہنچانے کی فکر میں رہیگا۔ اسی طرح اگر دو خدا ہوتے تو نظام ملک میں خلل واقع ہوجاتا۔ کارخانہ عالم تہ و بالا ہوجاتا۔ اپنی اپنی مشیت کے مطابق دونوں احکام جاری کرتے جس سے دنیا میں ایک قسم کا اختلال و اغتشاش پیدا ہوجاتا۔ قرآن نے اس مضمون کو اس طرح بیان کیا ہے۔ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ؕ (مومنون - ع ۵) اور نہ اس خدائے قدوس کے ساتھ کوئی خدا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوق کو چلاتا اور ان کا بعض بعض پر چڑھائی کردیتا۔

اسی لئے خدائے برحق نے قرآن مجید میں صرف اپنے ہی کو پوجنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کے علاوہ کوئی یار و مددگار نہیں۔ اس کے علاوہ کوئی رحیم و کریم نہیں اس کے علاوہ کوئی ولی و نصیر نہیں۔ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۔ اور فرمایا

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءً فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۔ (رعد۔ ع ۲) اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرنا چاہے تو اسے کوئی نہیں ٹال سکتا اور بجز اس واحد مطلق کے کوئی ان کا مددگار نہیں ہو سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ سارے لوگوں کا خالق صرف وہی ذات واحد ہے اگر اس مقدمہ کو نہ مانا جائے تو عالم میں فساد نظام لازم آئیگا۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اگر زمین و آسمان میں اس خدائے قدوس کے علاوہ اور بھی خدا ہوتے تو زمین و آسمان یقیناً بگڑ جاتے تالی کی نقیض رفع مقدم سے یہ نتیجہ نکلا کہ چونکہ زمین و آسمان میں فساد نہیں ہے اس لئے اس کے علاوہ کوئی دیگر خدا بھی نہیں اور سورہ بنی اسرائیل میں بھی فرمایا کہ اگر اللہ کے علاوہ اور بھی خدا ہوتے تو ایک دوسرے پر حملہ کرنے کی فکر میں رہتا اور ایک دوسرے کے ملک کو ہڑپ کر جانے پر کمر بستہ ہوتا اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں سے پاک ہے اس کی ساتوں طبق آسمان و نیز زمین سبھی تحمید و تمجید بیان کرتے ہیں۔ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۔ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ اِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ۔ کہدے کہ اگر خدائے برتر کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ مشرکین کا قول ہے اسوقت وہ صاحب تخت کی طرف راستہ ڈھونڈتے (یعنی لڑائی کرتے) اللہ اس سے پاک اور برتر ہے اس کی تسبیح میں ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ اس میں ہیں سب لگے ہیں ہر چیز اس کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ اور فرمایا يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ (الرعد ع ۲) اس کے خوف کی وجہ سے فرشتہ کڑک اور دیگر فرشتے اس کی تسبیح و تحمید بیان کرتے ہیں۔ قرآن نے وحدت الٰہی پر جو عقلی دلیل پیش کی ہے اس سے کبھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ سلجھے اور عام فہم الفاظ میں تعدد خدا کا ابطال کیا اور آخر میں مسئلہ حل کر دیا کہ باری تعالیٰ کے کاموں میں کوئی شریک کار نہیں تنہا مالک ہر دو جہاں ہے وہ تمام عیوب سے پاک اور بے عیب ہے اس کی قدرت میں کسی قسم کا نقص و عیب نہیں مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۔ خدا کی پیدائش میں تو کوئی عیب نہیں دیکھیگا۔

(باقی)

پتے نہیں بدلے جائیں گے۔ آپ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ محدث کوئی تجارتی رسالہ نہیں ہے محض آپ لوگوں سے محصول ڈاک کا خرچ لیا جاتا ہے لیکن پھر بھی بعض حضرات بار بار اپنے پتے بدلوا کر چھپی ہوئی چٹوں کو بیکار کر دیتے ہیں اور پھر نئی چٹیں چھپوا کر ہمکو خواہ مخواہ زیر بار کرتے ہیں اسلئے اطلاعاً اعلان کیا جاتا ہے کہ اب آئندہ سے ہم کوئی پتہ تبدیل نہیں کرینگے بلکہ جس صاحب کو اپنا پتہ بدلوانا ہو وہ بجائے دفتر محدث میں اطلاع دینے کے براہ راست اپنے یہاں کے ڈاکخانے میں لکھکر بھیجدیں کہ اب میری ڈاک اس پتہ پر بھیجی جائے اور نیچے اپنا وہ پتہ لکھدیں جس پتہ پر منگوانا چاہتے ہوں ہمارے دفتر میں اب تبدیل پتہ کی اطلاعات پر ہرگز توجہ نہیں کی جائیگی خریداران محدث مطلع رہیں

منیجر